سرکاری رپورٹ

دسواں بجٹ اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 15 جون 1995ء بمطابق 16 محرم الحرام 1416 ہجری (بروز جمعرات)


| نمبر شمار | فہرست | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 1- | آغاز کارروائی تلاوت قرآن پاک و ترجمہ | ۴ |
| 2- | چیئرمینوں کے پینل کا اعلان | ۵ |
| 3- | وزیر خزانہ کی تقریر | ۵ |


جلد دہم

شمارہ اول

(الف)

1- جناب اسپیکر __________ عبدالوحید بلوچ

2- جناب ڈپٹی اسپیکر _______ ارجن داس بگٹی

1- سیکریٹری اسمبلی __________ اختر حسین خاں

2- جوائنٹ سیکریٹری (قانون) _____ عبدالفتاح کھوسہ

# صوبائی کابینہ کے ارکان (ب)

| | | | |
|---|---|---|---|
| ۱۔ | نواب ذوالفقار علی مگسی | پی بی ۲۶ جھل مگسی | وزیر اعلیٰ |
| ۲۔ | جام محمد یوسف | پی بی ۳۴ لسبیلہ | سینئر وزیر |
| ۳۔ | شیخ جعفر خان مندوخیل | پی بی ۱۴ ژوب | وزیر خزانہ |
| ۴۔ | میر عبدالنبی جمالی | پی بی ۲۰ جعفر آباد I | پبلک ہیلتھ انجینئرنگ |
| ۵۔ | ملک گل زمان کاسی | پی بی ۲ کوئٹہ II | وزیر ترقیات و منصوبہ بندی |
| ۶۔ | میر عبدالمجید بزنجو | پی بی ۳۲ آواران | وزیر لائیو اسٹاک |
| ۷۔ | ملک محمد شاہ مردانزئی | پی بی ۱۳ ژوب قلعہ سیف اللہ | وزیر حج و اوقاف زکوۃ |
| ۸۔ | ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ | پی بی ۳۷ تربت I | وزیر تعلیم |
| ۹۔ | مسٹر محمد ایوب بلیدی | پی بی ۳۸ تربت II | وزیر مال / ایکسائز |
| ۱۰۔ | مسٹر محمد اکرم بلوچ | پی بی ۳۹ تربت III | وزیر اطلاعات کھیل و ثقافت |
| ۱۱۔ | مسٹر کچکول علی بلوچ | پی بی ۳۶ پنجگور | وزیر ماہی گیری |
| ۱۲۔ | مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی | پی بی ۹ قلعہ عبداللہ II | وزیر آبپاشی و ترقیات |
| ۱۳۔ | ڈاکٹر کلیم اللہ | پی بی ۱ کوئٹہ I | ایس اینڈ جی اے ڈی و قانون |
| ۱۴۔ | مسٹر عبیداللہ بابت | پی بی ۱۱، لورالائی | وزیر جیل خانہ جات |
| ۱۵۔ | مسٹر عبدالقہار ودان | پی بی ۸، قلعہ عبداللہ I | وزیر جنگلات |
| ۱۶۔ | سردار ثناء اللہ زہری | پی بی ۳۰، خضدار I | وزیر بلدیات |
| ۱۷۔ | میر اسرار اللہ زہری | پی بی ۲۹ قلات | وزیر زراعت |
| ۱۸۔ | حاجی میر لشکری خان رئیسانی | پی بی ۲۴ بولان I | وزیر انڈسٹریز معدنیات |
| ۱۹۔ | نوابزادہ گزین خان مری | پی بی ۱۸ کوہلو | وزیر داخلہ |
| ۲۰۔ | نوابزادہ چنگیز خان مری۔ | پی بی ۱۶ سبی | مواصلات و تعمیرات |
| ۲۱۔ | میر خان محمد خان جمالی | پی بی ۲۱ جعفر آباد II | وزیر خوراک |
| ۲۲۔ | سردار نواب خان ترین | پی بی ۱۷ سبی / زیارت | وزیر بہبود و اسا |
| ۲۳۔ | سردار محمد طاہر خان لونی | پی بی ۱۰ لورالائی I | وزیر صحت |

| | | |
|---|---|---|
| ۲۴۔ مسٹر طارق محمود کھیتران | پی بی ۱۲ بارکھان | وزیر خاندانی منصوبہ بندی |
| ۲۵۔ مسٹر سعید احمد ہاشمی | پی بی ۳ کوئٹہ III | مشیر وزیر اعلیٰ |
| ۲۶۔ ملک محمد سرور خان کاکڑ | پی بی ۷ پشین II | وزیر بے محکمہ |
| ۲۷۔ عبدالوحید بلوچ | پی بی ۴ کوئٹہ IV | اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی |
| ۲۸۔ ارجنداس بگٹی | ہندو اقلیت | ڈپٹی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی |

## اراکین اسمبلی

| | |
|---|---|
| ۲۹۔ حاجی سخی دوست محمد | پی بی ۵ چاغی |
| ۳۰۔ مولانا سید عبدالباری | پی بی ۶ پشین I |
| ۳۱۔ مولانا عبدالواسع | پی بی ۱۵ قلعہ سیف اللہ |
| ۳۲۔ نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی | پی بی ۱۹ ڈیرہ بگٹی |
| ۳۳۔ ظہور حسین خان کھوسہ | پی بی ۲۲ جعفر آباد / نصیر آباد |
| ۳۴۔ مسٹر محمد صادق عمرانی | پی بی ۲۳ نصیر آباد |
| ۳۵۔ سردار میر چاکر خان ڈومکی | پی بی ۲۵ بولان II |
| ۳۶۔ نواب عبدالرحیم شاہوانی | پی بی ۲۷ مستونگ |
| ۳۷۔ مولانا محمد عطاء اللہ | پی بی ۲۸ قلات / مستونگ |
| ۳۸۔ مسٹر محمد اختر مینگل | پی بی ۳۱ خضدار II |
| ۳۹۔ سردار محمد حسین | پی بی ۳۳ خاران |
| ۴۰۔ سردار محمد صالح خان بھوتانی | پی بی ۳۵ لسبیلہ II |
| ۴۱۔ سید شیر جان | پی بی ۴۰ گوادر |
| ۴۲۔ مسٹر شوکت ناز مسیح | عیسائی |
| ۴۳۔ مسٹر سترام سنگھ | سکھ پارسی |

# بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 15 جون 1995ء بمطابق 16 محرم الحرام 1416 ہجری

(بروز جمعرات)

## زیر صدارت اسپیکر جناب عبدالوحید بلوچ

بوقت چار بجکر پانچ منٹ (سہ پہر) صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم
اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ
وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ہ اُولٰئِکَ اَصْحَابُ الْجَنَّۃِ خَالِدِیْنَ فِیْھَا
جَزَآءً بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ہ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

ترجمہ :- بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہی ہے۔ اور ہم اسی کے بندے ہیں۔ اور پھر وہ اس پر مستقیم رہے۔ تو انھیں کوئی خوف و خطر نہیں۔ اور نہ ان کو رنج و غم ہو گا۔ وہ سب جنتی ہیں۔ اپنے اعمال کے بدلہ میں۔ وہ جنت ہی میں ہمیشہ رہیں گے۔

**جناب اسپیکر** : سیکریٹری اسمبلی اجلاس کے لئے چیئرمینوں کے پینل کا اعلان کریں۔

**اختر حسین خاں سیکریٹری اسمبلی** : بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 13 کے تحت جناب اسپیکر نے مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی کو موجودہ اجلاس کے لئے صدر نشین (چیئرمین) مقرر کیا ہے۔

(1) میر محمد صادق عمرانی

(2) مولانا عبدالباری

(3) ڈاکٹر سردار محمد حسین

(4) سردار میر چاکر خان ڈومکی

**جناب اسپیکر** : وزیر خزانہ میزانیہ بابت سال 96-1995ء اور ضمنی میزانیہ بابت سال 95-1994ء پیش کریں۔

**شیخ جعفر خان مندوخیل وزیر خزانہ** : بسم اللہ الرحمن الرحیم - عزت ماب اسپیکر! میں آپ کی اجازت سے مالی سال 96-1995ء کے بجٹ تخمینے اس ایوان میں پیش کرنا چاہوں گا۔

جناب عالی سب سے پہلے تو میں بلوچستان کے عوام سے اظہار تشکر کروں گا جن کی وجہ سے ہم اس مقدس ایوان میں موجود ہیں اور آپ کے سامنے بجٹ پیش کر رہے ہیں میں اس حکومت کی جانب سے دوسرا سالانہ بجٹ پیش کرتے ہوئے فخر محسوس کر رہا ہوں کیونکہ یہ حکومت صوبہ بلوچستان میں فلاحی بنیاد کو وسعت دینے کا پختہ عزم رکھتی ہے بلوچستان کے عوام ایسے مستحکم اور پر امن سیاسی نظام کے خواہاں ہیں جو ایک منصفانہ اور مساویانہ سماجی اور اقتصادی نظام کے قیام کو یقینی بنا سکے۔ (مداخلت)

**سردار محمد اختر مینگل** : جناب اسپیکر! یہ بیوروکریسی کا بجٹ ہے۔

**جناب اسپیکر** : سردار صاحب، مولوی صاحب، آپ دونوں تشریف رکھیں۔

بجٹ کی تقریر ہو رہی ہے۔ یہاں کوئی دوسرا مسئلہ زیر غور نہیں آسکتا۔ تشریف رکھیں۔

(اس دوران وزیر خزانہ کی تقریر جاری رہی)

**میر محمد صادق عمرانی** : جناب اسپیکر (کچھ بولتے رہے) یہ بیوروکریسی کا بجٹ ہے لہٰذا ہم ایوان سے واک آؤٹ کرتے ہیں۔ (اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)۔

حزب اقتدار کی جانب سے اس موقع پر ڈیسک بجائے گئے)۔

اس ایوان کے معزز ارکان اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ ملک کی اس نسبتاً پسماندہ صوبے کو ترقی دینے کے لئے ایک ایسی واضح اور موزوں سمت مقرر کرنا انتہائی ضروری ہے جس کے ذریعے نہ صرف مختصر بلکہ طویل المیعاد ترقیاتی مقاصد بھی حاصل کئے جاسکیں۔ یہ مقاصد بڑی اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ ان کا ہدف صوبے کے مختلف علاقوں کے ساتھ ساتھ مختلف شعبوں کے درمیان پائے جانے والے عدم توازن کو دور کرنا اور صوبے میں امن اور ہم آہنگی کی فضاء قائم کرنا ہے۔ ہماری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ ایسی اقتصادی پالیساں وضع کی جائیں جن پر عمل درآمد سے ہمارے مسائل اور محدود وسائل کے باوجود عوام کا معیار زندگی بلند کیا جاسکے۔ ہماری ترقیاتی حکمت عملی کا بنیادی مقصد اور محور بھی یہی ہے کہ ہم اپنے محروم عوام کی حالت کو بہتر بناسکیں۔ ہمارا یہی ترقیاتی فلسفہ ہماری پالیسی میں اس تبدیلی کی واضح عکاسی کرتا ہے۔ جس کے تحت سرمایہ جاتی اثاثے بنانے کی بجائے انسانی وسائل کی ترقی اور عوام کو بہتر معیار زندگی فراہم کرنے پر توجہ مرکوز رکھی گئی ہے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے نہ صرف سنجیدہ اور ٹھوس کوششوں بلکہ بھرپور سیاسی عزم کی بھی ضرورت ہے تاکہ ہم اپنے محدود وسائل کو زیادہ سے زیادہ بہتر انداز میں استعمال کرنے کے اہل ہوسکیں۔

**جناب اسپیکر:** ہماری حکومت وزیر اعلیٰ نواب ذوالفقار علی مگسی کی رہنمائی میں معیشت کی متوازن ترقی کو یقینی بنانے کے لئے انقلابی اقدامات کو بروئے کار لانے اور

ترقیاتی حکمت عملی کو مستحکم بنانے کا بھرپور عزم رکھتی ہے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے آنے والے مالی سال کے دوران ہماری اہم ترجیحات کچھ اس طرح ہوں گی۔

(1) صوبہ میں ترقی کا عمل جاری رکھنے اور مستقبل کی سرمایہ کاری کو یقینی بنانے کے لئے امن و امان کی مستحکم صورتحال کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ حکومت امن و امان نافذ کرنے والے اداروں کو مستحکم بنائے گی اور ان کی پیشہ ورانہ مہارت میں بھی اضافے کے اقدامات کرے گی تاکہ ہر شہری کو اس کے لسانی نسلی اور مذہبی رابطوں سے قطع نظر امن اور تحفظ مہیا کیا جا سکے۔

(2) سماجی عملی پروگرام کے ذریعے تعلیم صحت فراہمی آب اور بہبود آبادی جیسے سماجی شعبوں میں بنیادی ڈھانچے کو ترقی دینے کی کوششیں کی جائیں گی ہماری یہ بھرپور کوشش ہوگی کہ رسمی اور غیر رسمی طریقوں سے انسانی وسائل کو ترقی دینے پر توجہ مرکوز رکھی جائے۔

(3)صوبے میں صنعتی ترقی کا عمل تیز کرنے اور اقتصادی نشوونما کو یقینی بنانے کے لئے تاجروں اور صنعتکاروں کو نجی شعبے میں ترغیبات کی فراہمی۔

(4) پالیسی سازی کے عمل میں منتخب نمائندوں کی شرکت کی حوصلہ افزائی۔

(5) آئین کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے صوبائی خود مختاری کا حصول اور صوبے کے حقوق کا تحفظ ۔

(6)روز مرہ استعمال کی اشیاء کی قیمتوں پر سخت کنٹرول کو یقینی بنانا اور ایسے انتظامی اقدامات کرنا کہ ان اشیاء کی قلت پیدا نہ ہونے پائے۔

**جناب اسپیکر:** ماضی میں صوبے کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے مکمل رقم ان قرضوں سے پوری کی جاتی تھی۔ جو وفاقی حکومت کی جانب سے حاصل کئے جاتے تھے۔ اس طرح صوبائی حکومت کو ان قرضوں کی ادائیگی کے سلسلے میں بھاری اخراجات برداشت کرنا پڑ رہے ہیں۔ اس سال صوبائی حکومت نے قرضوں کی ادائیگی کی مد میں

202 کروڑ روپے ادا کئے اور اگلے سال اس مد میں 231 کروڑ روپے کی ادائیگی کا تخمینہ ہے۔ اگر اس صورتحال پر قابو نہ پایا گیا تو خدشہ ہے کہ ہم اپنی آنے والی نسلوں کے لئے ایک ناقابل برداشت بوجھ چھوڑ جائیں گے اس صورتحال میں ہماری یہ کوشش ہے کہ قرضوں پر انحصار کم سے کم کیا جائے اور بہتر مالیاتی انتظام اور مجموعی بجٹ میں بچتوں کے ذریعے اضافی وسائل پیدا کئے جائیں۔

**جناب اسپیکر:** میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہوں گا کہ ہماری حکومت نے بچتوں کو یقینی بنانے کے لئے ٹھوس معاشی اقدامات اٹھائے ہیں۔ صوبائی حکومت نے گزشتہ سال ترقیاتی پروگرام پر خرچ کرنے کے لئے اپنے وسائل سے 70 کروڑ روپے کی رقم مہیا کی اور اس سال تخمینہ تھا کہ 80 کروڑ روپے مہیا کئے جائیں گے۔ لیکن ترقی کی بنیاد کو وسیع کرنے اور ترقیاتی عمل تیز کرنے کے لئے ہم اس رقم کو دوگنا کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں اور ہم نے مزید ترقیاتی اسکیموں پر عمل درآمد کے لئے 160 کروڑ روپے مہیا کئے جہاں تک اگلے مالی سال کا تعلق ہے تو جناب اسپیکر میں یہ بتانے میں فخر محسوس کرتا ہوں کہ ہم صوبے کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے 210 کروڑ روپے فراہم کریں گے صوبے کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کو مہیا کیا جانے والا یہ اب تک کا سب سے بڑا ریونیو سرپلس ہے۔

**جناب اسپیکر:** قدرتی گیس کے سلسلے میں حاصل ہونے والی رقم اس صوبے کی آمدنی کا ایک بڑا ذریعہ ہے بلوچستان میں گیس کے ذخائر ہر سال کم ہو رہے ہیں۔ جب کہ دوسری جانب دوسرے صوبوں میں نئے گیس فیلڈز کو ترقی دینے کی وجہ سے وہاں گیس کی پیداوار بڑھ رہی ہے۔ ہمیں نئے گیس فیلڈز کی تلاش کے معاملے پر سنجیدگی سے توجہ دینا ہوگی تاکہ گیس کی مد میں حاصل ہونے والی رقم میں کمی نہ ہونے پائے۔ ہم گیس کمپنیوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ صوبے میں گیس کے ذخائر کی تلاش کے لئے آگے آئیں تاکہ ایک طرف تو صوبے کی اقتصادی سرگرمیوں میں اضافہ ہو اور دوسری جانب

صوبائی حکومت کے محاصل کی بنیاد بھی وسیع ہو سکے۔

## ترقیاتی سرچارج

**جناب اسپیکر:** این ایف سی ایوارڈ کے تحت صوبائی حکومت ہر سال گیس ترقیاتی سرچارج کی مد میں خاطر خواہ رقم وصول کرتی ہے ۔ اس سال ہمیں 460 ( چار سو ساٹھ) کروڑ روپے وصول ہوئے ہمیں اسوقت شدید حیرت اور صدمے کا احساس ہوا جب یہ معلوم ہوا کہ 96-1995 کے دوران گیس سرچارج میں 266 کروڑ روپے کی تخفیف کر دی گئی ہے اور محض 193 کروڑ روپے حاصل ہوں گے۔ اس طرح پیدا ہونے والی مالی صورت حال سے نہ صرف ہمارے ترقیاتی منصوبے بہت زیادہ متاثر ہوتے بلکہ ہمارے لئے اپنے ملازمین کی تنخواہوں کی ادائیگی بھی مشکل ہو جاتی ۔ صورت حال کی سنگین نوعیت کا احساس کرتے ہوئے ہم نے اس معزز ایوان کے تمام ارکان اور بلوچستان سے تعلق رکھنے والے ارکان قومی اسمبلی اور سینیٹروں کو فوری طور پر اعتماد میں لیتے ہوئے انہیں یکطرفہ کٹوتی کے نتائج سے آگاہ کیا۔ ہم نے صدر پاکستان اور وزیر اعظم سے ملاقات کی اور انہیں ہمارے وسائل میں کمی سے پیدا ہونے والے نتائج سے آگاہ کیا۔ صوبائی حکومت نے بھی اسلام آباد میں بجٹ سے متعلق مختلف اجلاسوں اور قومی اقتصادی کونسل میں نہایت سرگرمی سے اپنے موقف کا دفاع کیا۔

بلوچستان کو وسائل کا صرف 5 فیصد حصہ ملتا ہے اتنے کم وسائل کو مد نظر رکھا جائے تو ہم اس پوزیشن میں نہیں کہ ترقی کی مطلوبہ سطح حاصل کر سکیں اور اپنے عوام کی فی کس آمدنی میں اضافہ کر سکیں۔ اگلا سال موجودہ این ایف سی ایوارڈ کا آخری سال ہو گا۔ آئندہ چند ماہ میں نیا قومی مالیاتی کمیشن قائم ہونے والا ہے۔ ہماری حکومت کا یہ عزم ہے کہ نئے قومی مالیاتی کمیشن میں ہم وفاق اور صوبوں کے درمیان قومی دولت کی زیادہ منصفانہ اور مساویانہ تقسیم کے لئے بھرپور دباؤ ڈالیں گے۔

**جناب اسپیکر:** ہمارے لئے این ایف سی ایوارڈ کی ایک اور خامی یہ ہے کہ اس میں خصوصی ترقیاتی پروگرام کو بند کر دیا گیا ہے۔

بنیادی ڈھانچے کی اہم اسکیموں کے اجراء اور اقتصادی سرگرمیوں کو وسعت دینے کی غرض سے ماضی میں بلوچستان کے لئے ایک خصوصی ترقیاتی پروگرام شروع کیا گیا تھا جس کے لئے پیشتر رقم بیرونی ممالک اور وفاقی حکومت مہیا کرتی تھی تاکہ اس پسماندہ علاقے کو ملک کے دوسرے صوبوں کے برابر لایا جا سکے۔ اس پروگرام کے تحت بعض اہم منصوبے جو پایۂ تکمیل کو پہنچے ان میں پسنی فش ہاربر، بلوچستان کا زرعی ترقی اور توسیع کا تحقیقی منصوبہ بیاڈ، ساحلی سڑکیں، دیہی علاقوں کو بجلی کی فراہمی، کوئٹہ کا فراہمی آب اور نکاسی کا منصوبہ آب پاشی کی چھوٹی اسکیموں اور زرعی ترقی کا منصوبہ، اپنی مدد آپ کے منصوبے بلڈوزروں کی فراہمی سڑکیں بنانے کی مشینوں کھدائی کرنے والے رگز اور نادار ماہی گیروں کے لئے ماہی گیری کے آلات کی فراہمی کے منصوبے قابل ذکر ہیں۔ اس پروگرام کے تحت ان منصوبوں کے لئے معمول کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کے علاوہ ہر سال کم و بیش 150 کروڑ روپے کی رقم مہیا کی جاتی رہی۔ گزشتہ این ایف سی ایوارڈ کے اجراء کے بعد خصوصی ترقیاتی پروگرام منقطع کر دیا گیا یہ اندازہ لگایا گیا تھا کہ صوبائی حکومت ایک قابل ذکر فاضل آمدنی کے ذریعے اس پروگرام کے منصوبوں کے لئے رقم مہیا کرے گی لیکن بدقسمتی سے صوبے کے وسائل کی پوزیشن اتنی سازگار نہیں رہی جتنی کہ این ایف سی ایوارڈ میں ظاہر کی گئی تھی اس لئے خصوصی پروگرام میں جن نئے منصوبوں کی نشاندہی کی گئی تھی ان کے لئے وسائل کی فراہمی ممکن نہ رہی۔ خصوصی ترقیاتی پروگرام جاری نہ رہنے سے صوبہ بری طرح متاثر ہوا۔ پہلا یہ کہ صوبائی حکومت ایسے منصوبوں سے محروم ہو گئی جو بنیادی ڈھانچے کے قیام کے لئے ضروری تھے اور دوسرا اس طرح کہ بعض جاری منصوبوں کے لئے فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے ہمیں بہت نقصان پہنچا۔ ان میں پسنی کو بجلی کی فراہمی اور ترسیل کا منصوبہ، ساحلی

شاہراہ' سبی رکھنی روڈ' کوئٹہ کی بہتری کا منصوبہ اور صوبے میں دیہی علاقوں کو بجلی کی فراہمی جیسے منصوبے شامل ہیں۔ اگرچہ بلوچستان کے لئے خصوصی منصوبہ منقطع کر دیا گیا ہے لیکن وفاقی حکومت سندھ' پنجاب' صوبہ سرحد اور دوسرے علاقوں میں ایسے پروگرام اب بھی جاری رکھے ہوئے ہیں ہم نے وفاقی حکومت سے درخواست کی ہے کہ وہ بلوچستان کے لئے بھی خصوصی ترقیاتی پیکیج کا آغاز کرے۔

**جناب اسپیکر:** یہ کہانی یہاں ختم نہیں ہوتی۔ بلوچستان میں ایسے بہت سے جاری وفاقی ترقیاتی منصوبے ہیں جن کے لئے اگلے سال کے دوران کم رقم رکھی گئی ہے اس سے نہ صرف منصوبوں کے اخراجات میں اضافہ ہوگا بلکہ تکمیل میں بھی تاخیر ہوگی۔ پانی کے شعبے میں وفاقی حکمت پٹ فیڈر نہر کی بحالی اور بہتری کے منصوبے کے لئے فنڈز فراہم کر رہی ہے۔ یہ منصوبہ 690 کروڑ روپے کی لاگت سے دسمبر 1996ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچنا ہے اگلے سال اس منصوبے کے لئے 170 کروڑ روپے کی درکار رقم کی جگہ وفاقی حکومت نے صرف 80 کروڑ روپے مہیا کئے ہیں۔

بلوچستان میں واقع قومی شاہراہوں کی حالت کو کسی طرح بھی اطمینان بخش قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ٹریفک جاری و ساری رکھنے کے لئے ان شاہراہوں کو بہت زیادہ بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ 96-1995ء کے مالی سال کے دوران اس شعبے میں 50 کروڑ روپے کی رقم درکار ہے تاکہ 96-1995ء کے دوران جو منصوبہ تکمیل کو پہنچتے ہیں ان کے لئے رقم مہیا ہوسکے۔ 50 کروڑ روپے تو صرف واجبات کی ادائیگی میں استعمال ہوجائیں گے۔ اس طرح اگلے سال ان قومی شاہراہوں پر کوئی نیا کام نہیں ہوسکے گا۔

رقم مختص کی گئی ہے جب کہ جاری منصوبوں کے لئے 200 کروڑ روپے کی اسی طرح سینڈک منصوبہ جو بارہ سو کروڑ روپے کی لاگت سے مکمل کیا جارہا ہے اس میں آزمائشی پیداواری اس سال اگست تک شروع ہوجائے گی۔ 96-1995ء کے دوران اس منصوبے کے لئے 210 کروڑ روپے کی ضرورت ہے جب کہ وفاقی حکومت نے صرف

30 کروڑ فراہم کئے ہیں۔ خدشہ یہ ہے کہ اگر پورے مطلوبہ وسائل مہیا نہ ہوئے تو منصوبے کے پیداوار اہداف حاصل کرنے میں تاخیر کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اگلے سال بولان میڈیکل کالج کمپلیکس کے لئے کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی ہے۔ ہم وفاقی حکومت سے بھرپور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ان جاری منصوبوں کے لئے مناسب فنڈز فراہم کرے۔

**جناب اسپیکر** : ہم نے وفاقی حکومت سے یہ درخواست بھی کی ہے کہ وہ میرانی ڈیم ' ہنگول ڈیم ' برج عزیز خان ڈیم ' ساحلی سڑکوں ' کچھی کینال ' کیر تھر کینال ' مکران ڈویژن کو بجلی کی فراہمی ' وڈھ خضدار اور گدو کوئٹہ ٹرانسمیشن لائنوں میں توسیع ' ژوب ڈیرہ اسماعیل خان روڈ جیسے منصوبوں پر خود عملدر آمد کرے یا پھران منصوبوں کے لئے بیرونی ممالک سے فنڈز کا بندوبست کیا جائے یہ منصوبے ہم سمجھتے ہیں کہ بلوچستان کی اقتصادی خوشحالی کے لئے ناگزیر ہیں۔

**جناب اسپیکر** : ہمارے صوبے کی آبادی کا بیشتر حصہ ٹیلی ویژن کے تعلیمی اور تفریحی فوائد سے محروم چلا آرہا ہے۔ ہم نے بارہا وفاقی حکومت سے درخواست کی کہ وہ صوبے کے ان تمام علاقوں میں ٹیلی ویژن نشریات پہنچانے کا بندوبست کرے جنہیں ماضی میں نظرانداز کیا جاتا رہا ہے۔ جناب اسپیکر اسی طرح کوئٹہ کے لئے کمرشل پروازوں کی صورتحال بھی غیر اطمینان بخش ہے۔ بوئنگ کی سہولت بھی محض کوئٹہ میں دستیاب ہے۔ کوئٹہ اگرچہ بین الاقوامی ایئرپورٹ ہے لیکن اس کے باوجود کوئٹہ سے کسی سمندر پار پرواز کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ فضائی مسافروں کی سہولت اور باقاعدہ پروازوں کو یقینی بنانے کے لئے ہم نے وفاقی حکومت سے کہا ہے کہ وہ کوئٹہ ایئرپورٹ کی توسیع اور اسے آپ گریڈ کرنے کے لئے اقدامات کرے۔ اس طرح ژوب ' تربت اور گوادر کے ہوائی اڈوں کو بھی بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ ہماری حکومت نئے فضائی راستے کھولنے اور متحدہ عرب امارات سے فضائی رابطہ قائم کرنے پر بھی زور دے رہی ہے۔

**جناب اسپیکر** : صوبائی حکومت اپنے نوجوانوں کو روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے نئے طریقے اور امکانات تلاش کرنے پر بھی سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ ہم صوبے میں بیروزگاری کی موجودہ صورتحال سے پوری طرح باخبر ہیں اور ہماری یہ کوشش ہے کہ ہمارے نوجوانوں کو سرکاری اور نجی دونوں شعبوں میں روزگار حاصل ہوسکے یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ صوبے میں نہ صرف معیار تعلیم بہتر ہو بلکہ صوبے کے نوجوان مختلف پیشوں اور فنون کی تربیت بھی حاصل کریں۔

## 1994-95ء کے نظر ثانی شدہ تخمینے

**جناب اسپیکر** : میں مالی سال 1994-95ء کے نظر ثانی شدہ تخمینے پیش کرنے میں زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ ہمارے اپنے وسائل سے حاصل ہونے والی آمدنی میں 8ء86 فیصد اضافہ ہوا جو 49 کروڑ 44 لاکھ روپے سے بڑھ کر 54 کروڑ ہوگئی۔

اس طرح 4 کروڑ 38 لاکھ روپے کا اضافہ سامنے آیا قدرتی گیس پر اکسائز ڈیوٹی، رائلٹی اور ترقیاتی سرچارج کی مد میں ملنے والی رقوم میں بھی 13 فیصد اضافہ ہوا جو 581 کروڑ روپے سے بڑھ کر 665 کروڑ ہوگئی ہیں۔ اس طرح اس مد میں 84 کروڑ روپے کا اضافہ ہوا اس سال کی دوران قابل تقسیم پول میں سے ہمارے حصے میں 2ء84 فیصد کا اضافہ سامنے آیا۔ یہ رقم 436 کروڑ روپے سے بڑھ کر 448 کروڑ روپے ہوگئی یعنی 12 کروڑ روپے کا اضافہ ہوا۔

سال کے دوران بلوچستان کے مجموعی محاصل 1041ء58 کروڑ روپے تھے جو بڑھ کر 1142ء156 کروڑ ہوگئے۔ اس طرح 1994-95ء کے نظر ثانی شدہ تخمینوں میں مجموعی طور پر صوبے کی آمدنی میں 100ء58 کروڑ روپے کا اضافہ ظاہر ہوتا ہے اس اضافے کا ایک بڑا حصہ گیس سے ہونے والی آمدنی میں اضافے کے ذریعے حاصل ہوا۔

جہاں تک اخراجات کا تعلق ہے جناب اسپیکر ہم اپنے اخراجات میں چار فیصد کی

کرنے میں کامیاب رہے۔ اخراجات کا تخمینہ 1030ء836 کروڑ روپے تھا جو سال کے آخر تک کم ہو کر 989ء43 کروڑ ہوگیا۔ اس طرح 41 کروڑ روپے کی بچت کی گئی یہ بات قابل ذکر ہے کہ اخراجات میں یہ کمی سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں 35 فیصد اضافے کے باوجود کی گئی۔

مالی سال 95-1994ء کے نظر ثانی شدہ تخمینوں کی مزید تفصیلات ان دستاویزات میں موجود ہیں جو ایوان میں پیش کی گئی ہیں۔

## مالی سال 96-1995ء کے بجٹ تخمینے

**جناب اسپیکر** : صوبے کے اپنے وسائل سے اس سال آمدنی 53ء82 کروڑ روپے سے بڑھ کر 55ء71 کروڑ روپے ہونے کی توقع ہے جو دو کروڑ روپے کے اضافے کو ظاہر کرتی ہے۔ این ایف سی ایوارڈ کے تحت وفاقی ٹیکسوں میں بلوچستان کا حصہ 448 کروڑ روپے سے بڑھ کر 543 کروڑ روپے ہوجائے گا جو 95-1994ء کے بجٹ تخمینوں کے مقابلے میں 95 کروڑ روپے کے اضافے کی نشاندہی کرتا ہے اس طرح قدرتی گیس کی مد میں حاصل ہونے والی آمدنی بھی جو اس سال 665 کروڑ روپے تھی اگلے سال بڑھ کر 712 کروڑ روپے ہوجائے گی۔

96-1995ء کے دوران صوبے کے مجموعی محاصل کا تخمینہ 1283ء430 کروڑ روپے اور اخراجات کا تخمینہ 1144ء673 کروڑ روپے ہے۔ اخراجات کے ضمن میں سب سے بڑا اضافہ صوبائی ملازمین کی تنخواہوں اور الاؤنسوں کی مد میں ہے۔ خوراک پر اعانت کم کرکے 30 کروڑ کر دی گئی ہے۔ قرضوں کی ادائیگی پر اٹھنے والے اخراجات میں قدرے اضافہ ہوا۔ 95-1994ء میں یہ رقم 225 کروڑ روپے تھی جو 96-1995 میں 231 کروڑ ہوجائے گی۔ امداد دینے والے اداروں سے کئے گئے وعدوں کے مطابق سماجی عملی پروگرام کے مختلف شعبوں کے لئے کافی فنڈز رکھے گئے ہیں اور بنیادی صحت اور

تعلیم کے غیر تنخواہوں کے شعبے میں مناسب اضافہ کیا گیا ہے اسی طرح سرکاری عمارتوں اور اثاثوں کی مرمت اور دیکھ بھال کے لئے بھی کافی رقوم مختص کی گئی ہیں۔

## ترقیاتی پروگرام برائے مالی سال 96-1995ء

**جناب اسپیکر** : آپ کی اجازت سے اب میں مالی سال 96-1995ء کے ترقیاتی پروگرام پر کچھ روشنی ڈالنے کی جسارت کروں گا۔ میں ترقیاتی پروگرام کی تفصیلات میں جانا اور بہت زیادہ اعداد و شمار پیش نہیں کروں گا کیونکہ یہ سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام اور وائٹ پیپر میں اچھی طرح بیان کردیئے گئے ہیں میں صرف اہم شعبوں اور اپنی ترقیاتی حکمت عملی پر زیادہ روشنی ڈالوں گا۔ میں اس تاثر کی بھی سختی سے نفی کرنا چاہوں گا کہ میری تقریر میں جن شعبوں کا ذکر نہیں کیا گیا انہیں یا تو نظرانداز کردیا گیا ہے یا انہیں کم ترجیح دی گئی ہے۔ یہ تاثر درست نہیں۔ سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے تفصیلی جائزے سے یہ ظاہر ہوگا کہ صوبے کی معیشت کے تمام شعبوں کو دستیاب وسائل کے اندر رہتے ہوئے رقوم فراہم کی گئی ہیں۔

**جناب اسپیکر** : ہمارا یہ موقف ہے کہ ہمیں صوبہ بلوچستان کے مستقبل کا تحفظ کرنا ہے تو ہمیں ترقیاتی سرگرمیوں میں بھاری سرمایہ کاری کرنا ہوگی۔ یہی وہ مقصد ہے جسے سامنے رکھتے ہوئے ہم نے اپنے غیر ترقیاتی بجٹ میں نمایاں تخفیف کی ہے اور اب تک کا سب سے بڑا ترقیاتی پروگرام پیش کیا ہے جس کی مالیت 483 کروڑ روپے ہے۔ اس میں سے ہمارے اپنے وسائل 210 کروڑ کے لگ بھگ ہوں گے جبکہ غیر ملکی امداد کا تخمینہ 222 کروڑ روپے ہے جو ہماری مالیاتی کارکردگی کا منہ بولتا اور قابل تحسین ثبوت ہے جس نے ہمیں داخلی فنانسنگ سے 210 کروڑ روپے سے زیادہ رقم کے حصول میں مدد دی۔ یہ اعداد و شمار 96-1995ء کے ترقیاتی پروگرام میں دستیاب نقد (کیش) کے شعبے میں جو اپنے وسائل سے حاصل کئے گئے۔ 25ء31 فیصد اضافے کی نشاندہی کرتے ہیں۔

نئے مالی سال کا ترقیاتی پروگرام 270 جاری اور 76 نئی اسکیموں پر مشتمل ہے جن کا تعلق معیشت کے مختلف شعبوں سے ہیں مجموعی بجٹ کا تقریباً" 48 فیصد حصہ سماجی عملی پروگرام کے شعبوں کے لئے مخصوص کیا گیا ہے جس کا اہم بنیادی ضروریات کی فراہمی اور ان میں بہتری پیدا کرنا ہے بجٹ کا 52 فیصد حصہ ان شعبوں کے لئے مختص ہے۔ جو سماجی عملی پروگرام میں شامل نہیں۔

## سماجی عملی پروگرام

**جناب اسپیکر** : ہماری حکومت نے سماجی عملی پروگرام پر بھرپور توجہ دی ہے۔ ماضی میں انسانی وسائل کی ترقی کے شعبے میں بہت بڑے عدم توازن کی وجہ سے مقامی آبادی کو غربت ناخواندگی، عدم غذائیت، پسماندگی اور بیروزگاری جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔

سماجی عملی پروگرام بنیادی طور پر ترجیحاتی شعبوں کا ایک پیکج ہے جس میں مقامی وسائل اور غیر ملکی امداد کو زیادہ سے زیادہ کام میں لانے کی ضرورت ہے۔ ان میں پرائمری تعلیم، صحت، بہبود آبادی، فراہمی آب اور صفائی کے شعبے شامل ہیں۔ سماجی بہبود کے ان شعبوں میں ترجیحاتی سرمایہ کاری کا مقصد انسانی وسائل میں بہتری، مجموعی طور پر لوگوں کی اقتصادی اور سماجی سطح کو بلند کرنا اور غربت کا خاتمہ ہے۔ اگلے مالی سال کے دوران سماجی عملی پروگرام زیادہ تیز رفتاری سے اور بھرپور انداز میں جاری رہے گا۔

**جناب اسپیکر** : اب میں اس مقدس ایوان کی توجہ صوبائی دارالحکومت کوئٹہ کو ماضی میں نظرانداز کئے جانے کی طرف مبذول کراؤ گا جس کی وجہ سے کوئٹہ شہر جزوی طور پر ایک گندے شہر کا روپ اختیار کرگیا شہری سہولتیں مطلوبہ سطح سے کم پڑگئیں۔ پینے کے پانی کی قلت کوئٹہ کے شہریوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ آبادی کی شہروں کی

جانب منتقلی تشویش ناک شرح پر چلی گئی ہے جس کے نتیجے میں ایسی غیر منظم آبادیاں وجود میں آرہی ہیں جہاں نہ تو پینے کا صاف پانی دستیاب ہے نہ بجلی موجود ہے اور نہ ہی صفائی کی سہولت ہے ماضی میں جو ٹاؤن شپ قائم کئے گئے وہ نئے آنے والوں کا بوجھ برداشت نہیں کرسکے۔ بے ترتیب اور غیر منظم تعمیرات ' بڑھتی ہوئی آلودگی اور ٹریفک کا بڑھتا ہوا دباؤ ایسے مسائل ہیں جو فوری توجہ چاہتے ہیں۔ کوئٹہ شہر کے باسی اس صورتحال سے انتہائی پریشان ہیں اور اس صورتحال پر قابو پانے کے لئے موثر اقدامات کی اشد ضرورت ہے۔

صوبائی حکومت نے ان مسائل کے حل کے لئے صحیح سمت میں اقدامات کئے ہیں اور شہر میں جو مثبت تبدیلی آئی ہے۔ اس کا مشاہدہ اس ایوان نے بھی کیا ہوگا۔ شہر میں تمام بڑی سڑکوں کی حالت بہتر بنا دی گئی ہے ' ٹریفک کو باقاعدہ بنایا جارہا ہے ' شہری اور میونسپل سہولتوں کو فروغ دیا جارہا ہے ' شہر کی گنجان آبادی والے علاقے سے بس اور ٹرک اڈے کی نئے کمپلیکس میں منتقلی اگلے سال مکمل ہوجائے گی جس سے سٹیلائٹ ٹاؤن کے مکینوں کو بہت سہولت مل جائے گی۔ ہم پانی کے ری چارج کے مقاصد کے لئے کوئٹہ کے اردگرد چار چھوٹے آبپاشی کے ڈیم بھی تعمیر کریں گے ان سے وادی کوئٹہ میں پانی کی سطح بلند کرنے میں مدد ملے گی اور کوئٹہ کے شہریوں کو پینے کا وافر پانی فراہم کرنے کی ہماری کوششوں کو تقویت ملے گی۔

**جناب اسپیکر** : ہماری حکمت عملی یہ نہیں کہ سہولتوں کی فراہمی کا دائرہ صرف کوئٹہ تک ہی محدود رکھا جائے۔ اگلے مالی سال کے دوران ہم نے تمام ڈویژنل صدر مقامات میں بھی شہری سہولتوں کو بہتر بنانے کے لئے کافی فنڈز رکھے ہیں۔ اس سے ایک جانب تو ان علاقوں میں رہنے والوں کو زندگی کی بہتر سہولتیں دستیاب ہوں گی اور دوسری جانب دیہات سے شہروں کی جانب منتقلی روکنے میں بھی مدد ملے گی۔

## تعلیم

**جناب اسپیکر :** آئندہ بجٹ میں تعلیم کے شعبے کو سب سے زیادہ ترجیح دی گئی ہے۔ ترقیاتی پروگرام کے لئے مختص رقم کا 24 فیصد حصہ تعلیم کے شعبے پر خرچ کیا جائے گا۔ تعلیم کے شعبے میں اپنی ترجیحات کے لحاظ سے غیر ملکی امداد دینے والے اداروں کی توجہ بھی اپنی جانب مبذول کرائی ہے خصوصا" پرائمری تعلیم کے شعبے کو سماجی عملی پروگرام میں بھی بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ ہماری یہ خواہش ہے کہ تعلیم دینے کے نظام اور طریق کار میں مثبت تبدیلیاں لائی جائیں اور ایسا انتہائی نچلی سطح سے آبادی کی بھرپور شرکت کے ذریعے کیا جائے۔ صوبائی حکومت نے پرائمری تعلیم کی الگ نظامت بھی قائم کردی ہے جو گاؤں کی سطح پر تعلیمی نظام کو فروغ دینے اور مفید شراکت کے نظریئے کو فروغ دینے کے لئے اقدامات کرے گی۔

1995-96ء کے منصوبے میں صوبائی حکومت نے تعلیم کے شعبے میں 22 جاری اسکیموں کے لئے نقد وسائل سے 42 کروڑ روپے اور غیر ملکی امداد سے 66 کروڑ روپے کی رقم مختص کی ہے ان اسکیموں کے تحت لڑکیوں کے 43 کیمونٹی ماڈل پرائمری اسکول '30 مڈل اسکول' 52 ہائی اسکول 'مڈل اور ہائی اسکولوں میں 50 کلاس روم 438 اضافی کلاس رومز' پرائمری اسکولوں کی 405 عمارتیں اور ایجوکیشن افسران کے 49 دفاتر مکمل کیئے جائیں گے۔ مڈل اسکولوں میں 100 اضافی کلاس رومز کا قیام بھی اگلے مالی سال کے منصوبوں میں شامل ہے۔ خضدار اور تربت میں بلوچستان ریذیڈنشل کالجوں کے لئے ہاسٹل اور لورالائی ریذیڈنشل اسکول قائم کرنے کا بھی منصوبہ ہے۔ حکومت ڈیرہ مراد جمالی اور مسلم باغ میں لڑکوں کے لئے ایک ایک انٹر کالج اور ڈیرہ اللہ یار میں لڑکیوں کا کالج قائم کرنے کا بھی ارادہ رکھتی ہے کوئٹہ میں لڑکیوں کے لئے ایک ہوم اکنامکس کالج قائم کرنے کے لئے مناسب جگہ پر زمین بھی مخصوص کردی گئی ہے۔ نجی شعبے کے تعلیمی اداروں کو باقاعدہ بنانے اور ان کی نگرانی کے لئے حکومت نے بلوچستان ایجوکیشن

فاؤنڈیشن قائم کردی ہے اس فاؤنڈیشن کو کافی وسائل مہیا کر دیئے گئے ہیں تاکہ وہ نجی شعبے کے تعلیمی منصوبوں کو آگے بڑھا سکے۔

## صحت

**جناب اسپیکر** : ہماری ترقیاتی حکمت عملی میں صحت کا شعبہ بھی ترجیح کا حامل ہے۔ اس سال سماجی عملی پروگرام کے تحت صحت کے شعبے میں چار نئی اور 47 جاری اسکیموں پر 26 کروڑ روپے کی رقم خرچ کی گئی۔ 96-1995ء کے لئے ہماری حکومت نے صحت کے شعبے میں مختلف منصوبوں کے لئے 50 کروڑ روپے مختص کئے ہیں جو کل ترقیاتی پروگرام کا 10 فیصد ہے۔

صحت کے شعبے میں سب سے زیادہ توجہ موجودہ سہولتوں کو بہتر بنانے پر دی جائے گی نئی عمارتوں کی تعمیر کی بجائے 169 بنیادی صحت یونٹوں 190 سول ڈسپنسریوں اور 27 دیہی مراکز صحت کو بہتر بنانے اور وہاں موجود سہولتوں میں اضافے کا ایک پروگرام بنایا گیا ہے - 44 بنیادی صحت یونٹوں اور 47 سول ڈسپنسریوں کو بجلی بھی فراہم کی جائے گی۔ انسدادی اور احتیاطی پروگراموں 600 دائیوں اور ساڑھے چار سو ڈاکٹروں اور دوسرے طبی عملے کی تربیت کے لئے اگلے سال کے دوران اقدامات کئے جائیں گے - ٹیکے لگانے کے توسیعی پروگرام میں 25 فیصد اضافے کا بھی منصوبہ ہے تاکہ بچوں کو مہلک بیماریوں سے محفوظ رکھا جاسکے۔

**پبلک ہیلتھ انجینئرنگ** : حکومت صوبے کی آبادی کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کے لئے کام کو جو اہمیت دیتی ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ کل ترقیاتی بجٹ کا 15 فیصد حصہ اس شعبے کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ اس سال اس شعبے کے لئے 48 کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے جن سے 228 جاری اسکیموں پر عملدر آمد کیا گیا - ان میں سے 103 واٹر سپلائی اسکیمیں مکمل کرلی گئیں اس طرح صوبے کی 50 فیصد

دیہی آبادی کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی ممکن ہوگئی ہے۔ 9 اسکیمیں اپنی مدد آپ کی بنیاد پر چلانے کے لئے مقامی آبادی کے حوالے کردی گئی ہیں۔ آکڑہ کور ڈیم کی تکمیل نے جس پر 24ء51 کروڑ روپے لاگت آئی ہے۔ مکران ڈویژن میں ہماری کارکردگی کو اجاگر کیا ہے۔ صوبے کے مختلف علاقوں میں شمسی توانائی سے چلنے والی 50 پمپ نصب کرنے کا کام بھی جاری ہے۔ آئندہ مالی سال کے دوران فراہمی اب کی 77 جاری اسکیمیں مکمل کی جائیں گی جن پر 50 کروڑ روپے کی لاگت کا تخمینہ ہے جس میں 30 کروڑ روپے کی غیر ملکی امداد بھی شامل ہے چھ نئی اسکیموں کے لئے بھی 28 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ ان میں نوکنڈی ٹاؤن میں فراہمی آب کی ایک اسکیم بھی شامل ہے جس پر 15 کروڑ روپے لاگت آئے گی۔ گوادر میں وفاقی حکومت کی امداد سے پانی صاف کرنے کا ایک پلانٹ نصب کیا جائے گا جس پر مجموعی لاگت کا تخمینہ 5 کروڑ ہے ان منصوبوں کی تکمیل سے اگلے سال تک صوبے کی 55 فیصد آبادی کو پینے کا صاف پانی فراہم ہونے لگے گا۔

**جناب اسپیکر** : کوئٹہ میں پینے کے صاف پانی کی قلت ہماری حکومت کے لئے ایک بڑا چیلنج ہے کئی جغرافیائی اور ماحولیاتی عوام کے باعث کوئٹہ میں آبی وسائل بہت تیزی سے کم ہو رہے ہیں۔ بارش اور برف باری میں بھی مسلسل کمی ہو رہی ہے۔ یہ ایسی صورتحال ہے جس کے طویل المیعاد حل کی ضرورت ہے ہمیں برج عزیز خان ڈیم جیسے فراہمی آب کے مستقل ذریعے کو تلاش کرنا اور اسے ترقی دینا ہوگا تاکہ کوئٹہ شہر کی پانی کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔

**مواصلات و تعمیرات** : بلوچستان کے موجودہ مواصلاتی نظام کے لئے مناسب مالی سرمایہ کاری درکار ہے تاکہ تجارت کے علاوہ سفری اور اقتصادی حالات کو بہتر بنایا جاسکے۔ 96-1995ء کے دوران صوبائی حکومت نے شاہراہوں کی ترقی کے لئے 62 کروڑ روپے کی رقم مختص کی ہے۔ جس میں 32 کروڑ روپے کی غیر ملکی منصوبہ جاتی امداد

بھی شامل ہے۔ مواصلات کے شعبے میں یہ سرمایہ کاری ہمارے ترقیاتی بجٹ کے 12ء8 فیصد کے مساوی ہے اگرچہ ان شاہراہوں کی تکمیل کے لئے بھاری رقم کی ضرورت ہے۔ لیکن مالی دباؤں کے پیش نظرانہیں مراحلہ وار پروگرام کے تحت مکمل کیا جائے گا۔ اس مرحلہ وار پروگرام میں جو سڑکیں شامل ہیں اس میں ہمارے وسائل کے علاوہ ایشیائی ترقیاتی بینک نے بھی امداد فراہم کی ہے۔

اس قسم کے مشترکہ منصوبوں کے تحت 524 کلومیٹر طویل سڑکیں تعمیر کی جائیں گی جن کے لئے 35 کروڑ روپے کی رقم مخصوص کی گئی ہے۔ ساڑھے پانچ کروڑ روپے کی لاگت سے سبی رکھنی روڈ پر تعمیراتی کام ہورہا ہے جس کے لئے کویت فنڈ پانچ کروڑ روپے فراہم کررہا ہے کوئٹہ شہر میں سولہ سڑکوں کی حالت بہتر بنانے کے لئے دو کروڑ اسی لاکھ روپے فراہم کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بلوچستان میں تین بڑے پلوں کی تعمیر پر دو کروڑ روپے کی خطیر رقم بھی خرچ کی جارہی ہے۔

فزیکل پلاننگ اور ہاؤسنگ کے شعبہ میں بھی ساڑھے دس کروڑ روپے کی لاگت سے 21 منصوبوں پر عمل درآمد کیا جائے گا۔ دوسرے بڑے منصوبوں میں ڈیرہ مراد جمالی' ژوب' حب' نوشکی' پشین اور پنجگور میں عدلیہ کی عمارتوں کی تعمیر' گورنر ہاؤس کوئٹہ میں وی آئی پی انیکسی' صوبائی سیکرٹریٹ میں وزراء کے دفاتر کے لئے علیحدہ بلاک اور کوئٹہ میں پولیس کی عمارت کی تعمیر شامل ہے۔

## آبپاشی و برقیات

**جناب اسپیکر** : آبپاشی اور برقیاتی کے محکمے نے موجودہ مالی سال کے دوران 54 کروڑ روپے کی لاگت سے 51 جاری اسکیموں پر عملدرآمد کیا ان میں سے 50 فیصد اسکیمیں جون میں اور باقی اسکیمیں اگلے مالی سال میں مکمل ہوں گی۔ 96-1995ء کے دوران زمین کی سطح پر آب پاشی کی 19 جاری اسکیموں اور 4 چھوٹے بندات کی تعمیر کے

لئے 38 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں - آب پاشی کی 5 نئی اسکیمیں بھی شروع کی جائیں گی جن پر 3 کروڑ روپے کی لاگت کا تخمینہ ہے۔

یہ ایوان بخوبی آگاہ ہے کہ بلوچستان میں پینے کے پانی اور آبپاشی کے لئے پانی کی قلت ہے بارش کے پانی کو محفوظ کرنے اور اسے زیادہ اور زیادہ کام میں لانے کے لئے صوبے بھر میں چھوٹے چھوٹے بند تعمیر کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے جس سے نہ صرف لوگوں کو پینے کا صاف پانی دستیاب ہوگا بلکہ زرعی اراضی بھی سیراب ہوگی اور اس کے نتیجے میں زیر زمین پانی کو ری چارج کرنے اور کاریزوں کی بحالی میں بھی مدد ملے گی۔

بلوچستان کا آبپاشی کی چھوٹی اسکیموں اور زرعی ترقی کے پراجیکٹ کا پہلا مرحلہ اس ماہ مکمل ہونے والا ہے یہ منصوبہ 120 کروڑ روپے کی لاگت سے شروع کیا گیا جس کے تحت آبپاشی کی 41 چھوٹی اسکیمیں اور چار پائلٹ پراجیکٹ مکمل کئے گئے جس سے 27 ہزار ایکڑ اراضی کو فائدہ پہنچے گا منصوبے کے دوسرے مرحلے پر عملدر آمد کے لئے مذاکرات جاری ہیں اس شعبے کے دوسرے اہم منصوبوں میں بلوچستان کا کمیونٹی آبپاشی اور زراعت کا پراجیکٹ' آبپاشی کے نظام کی بحالی کا پراجیکٹ (دوسرا مرحلہ) سیلابی نقصانات سے بحالی کا پراجیکٹ اور سیلابی پانی سے تحفظ کا پراجیکٹ شامل ہیں۔

## زراعت

**جناب اسپیکر** : زراعت صوبے کی آمدنی اور تقریباً" 62 فیصد آبادی کے روزگار کا ایک بڑا وسیلہ ہے 95-1994 کے دوران اس شعبے میں 15 اسکیموں کے لئے 37 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی تھی۔ 96-1995ء کے دوران اس شعبے میں 7 اسکیموں کے لئے 33 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں ان میں پھلوں کے ترقیاتی پراجیکٹ زرعی تحقیق کے پراجیکٹ' آن فارم واٹر منیجمنٹ اور پٹ فیڈر کمانڈ ایریا کے ترقیاتی پراجیکٹ شامل ہیں۔

# افزائش حیوانات

**جناب اسپیکر** : بلوچستان کی دیہی آبادی کا بنیادی دارومدار مال مویشیوں پر ہے پاکستان میں مال مویشیوں کی نصف تعداد کا تعلق اس صوبے سے ہے اس شعبہ میں سرگرمیوں کو تیز کرنے کے لئے 5 جاری اسکیموں کے لئے ساڑھے چار کروڑ روپے کی رقم مختص کی جائے گی۔ صوبے بھر میں مصنوعی نسل کشی کے 40 مراکز کے لئے مصنوعی منجمد مواد کی فراہم کے لئے ایک نائٹروجن پلانٹ مہیا کیا جارہا ہے۔

**صنعتیں** : ہماری حکومت بلوچستان کو صنعتی طور پر ترقی دینے کے لئے خصوصی دلچسپی لے رہی ہے۔ صنعت کاروں اور سرمایہ کاروں کو کارخانے قائم کرنے کے لئے خصوصی ترغیبات مہیا کی گئی ہیں تاکہ ایک تو اقتصادی سرگرمیاں فروغ پائیں اور دوسری جانب صوبے کے تعلیم یافتہ اور ہنرمند نوجوانوں کو روزگار کے مواقع حاصل ہوسکیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے گزشتہ سال سرمایہ کاری کے ایک سیمینار کا اہتمام کیا گیا تھا جس کے بعد بلوچستان اکنامک فورم کے زیر اہتمام مغربی یورپ اور امریکہ کے سرمایہ کاری دوروں کا انتظام کیا گیا۔ میں ایوان کو یہ بتاتے ہوئے مسرت محسوس کرتا ہوں کہ ان دوروں کے بہت حوصلہ افزاء نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ امکانی سرمایہ کاروں نے بلوچستان کے نئے صنعتی علاقوں میں صنعتوں کے قیام میں گہری دلچسپی ظاہر کی ہے۔

ہمارے حکومت نے بلوچستان میں معدنی وسائل کی تلاش کے لئے مفاہمت کی دو یاداشتوں پر دستخط کئے ہیں۔ ایک غیر ملکی کمپنی خضدار کے علاقے میں سیسے اور جست کے ذخائر کی تلاش کا کام کرے گی دوسری سرمایہ کاری کا تعلق زیارت اور چاغی کے اضلاع میں گرینائٹ اور ٹیٹنیم ڈائی آکسائیڈ کی تلاش سے ہے۔ صوبائی حکومت نے ایک غیر ملکی کمپنی کے ذریعے خضدار میں سیسے اور جست کے ذخائر کی تلاش کے لئے ایک اور سمجھوتہ کیا ہے۔ اس سرمایہ کاری کی کامیابی سے صوبائی حکومت کی آمدنی میں

رائلٹی کی صورت میں اضافہ ہوگا اور علاقے کے لوگوں کو روزگار بھی ملے گا۔

## بلوچستان کے قدرتی وسائل کی انتظام کاری

بہت سے دوسرے قدرتی وسائل کے علاوہ جنگلات علاقے کے ماحولیاتی توازن کو برقرار رکھنے میں بڑی اہمیت رکھتے ہیں اگلے مالی سال کے دوران صوبے میں جنگلات کے اور اس شعبے میں نئی اسکیموں پر عملدر آمد کے لئے 8 کروڑ روپے کی رقم مختص کی جائے گی۔ بلوچستان کے قدرتی وسائل کی انتظام کاری کے پراجیکٹ کے تحت عالمی بینک کی مالی امداد سے ایک خصوصی منصوبے پر بھی کام کیا جارہا ہے جس پر مجموعی لاگت کا تخمینہ 14 کروڑ روپے ہے اس میں جو اسکیمیں شامل ہیں ان کی تفصیل یہ ہے۔

(1) ساحل مکران پر ریت کے تودوں کو مستحکم بنانا

(2) زیارت میں صنوبر کے جنگلات کا تحفظ اور ان کی انتظام کاری

(3) ہزر گنجی چلتن نیشنل پارک کی بہتری

(4) پائلٹ واٹر شیڈ اور چراگاہوں کی بحالی کا پروگرام

**جناب اسپیکر** : زیارت کی وادی جو صدیوں پرانے جونیپو کے جنگلات کی وجہ سے مشہور ہے اسے اپنے جنگلات اور ماحولیاتی تحفظ کے باعث بھرپور اہمیت دی جارہی ہے صنوبر کے درختوں کو محفوظ کرنے اور انہیں بیماریوں سے بچانے کے لئے ایک منصوبہ پر عملدر آمد کیا جارہا ہے یہ منصوبہ نہ صرف فطری حسن کے تحفظ میں مددگار ثابت ہوگا بلکہ سیاحوں کی دلکشی کے اس مقام کو مزید خوبصورت بھی بنائے گا وفاقی حکومت نے ہمارا یہ مطالبہ بھی منظور کرلیا ہے کہ زیارت کو قدرتی گیس مہیا کی جائے تاکہ صنوبر کے قیمتی جنگلات کی کٹائی موثر طور پر روکی جاسکے۔

## کھیل

**جناب اسپیکر** : صوبائی حکومت پورے صوبے میں کھیلوں کی سہولتوں کو توسیع دینے کی کوشش کر رہی ہے۔ حکومت نے قلات؛ تربت، گوادر، پنجگور اور سبی میں کھیلوں کے اسٹیڈیم مکمل کرلئے ہیں اور وہاں کھیلوں کی سرگرمیاں شروع ہوگئی ہیں۔ 1995-96ء کے مالی سال کے دوران مستونگ، ژوب، اوستہ محمد، ڈیرہ اللہ یار اور بیلہ میں بھی اسٹیڈیم تعمیر کئے جائیں گے کوئٹہ میں ایک کرکٹ اسٹیڈیم کی تعمیر بھی منصوبے میں شامل ہے۔ صوبے کے ثقافتی ورثے اور آثار قدیمہ کی دولت کو محفوظ کرنے کے لئے ۔ زیم کی تعمیر کے ایک منصوبے پر بھی کام کیا جارہا ہے اس مقصد کے لئے وفاقی حکومت نے 9 کروڑ روپے کی رقم مختص کی ہے۔

اس مرحلہ پر جناب ارجن داس بگٹی صاحب ایوان میں داخل ہوئے۔(وزیر خزانہ کی تقریر جاری)

**مسٹر ارجن داس بگٹی** : جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر۔ (تقریر جاری)

**جناب اسپیکر** : آپ تشریف رکھیں۔

**مسٹر ارجن داس بگٹی** : جناب اسپیکر میں اس ایوان کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ ہمارے معزز ممبران کو ایوان میں آنے سے روکا گیا ہے لہذا ہم احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کرتے ہیں۔ (تقریر جاری)

**جناب اسپیکر** : آپ تشریف رکھیں۔

(اس موقع پر معزز رکن ارجن داس بگٹی صاحب واک آؤٹ کرکے چلے گئے)۔

**بلدیات کا محکمہ** : ترقیاتی عمل میں بلدیاتی اداروں کا کردار جن میں ضلع کونسلیں، میونسپل اور ٹاؤن کمیٹیاں اور لوکل کونسلیں شامل ہیں بڑی اہمیت رکھتا ہے یہ ایک ایسا شعبہ ہے جس میں بہتری کی زیادہ ضرورت ہے مقامی سطح پر منتخب نمائندوں کی بھرپور شرکت کے ذریعے جمہوریت کو بہت نچلی سطح سے مستحکم بنائے جانے کی ضرورت

ہے۔ اس عمل سے لوگوں کو صحت و صفائی اور پانی کی فراہمی جیسی بنیادی سہولتوں کی ترسیل کے عملے میں عوام کی بھرپور شرکت کے جذبے کو فروغ ملے گا یہ ہماری حکومت کی پالیسی ہے کہ ان بلدیاتی اداروں کو مالیاتی اور انتظامی لحاظ سے خود مختیار بنایا جائے تاکہ یہ اپنے پیروں پر خود کھڑے ہوسکیں۔ لوکل کونسلوں کی کوششوں اور سرگرمیوں میں اضافے کے لئے حکومت نے کم لاگت کی آبادی کی فلاحی اسکیمیں شروع کرنے اور انہیں چلانے کے لئے غیر حکومتی تنظیموں کی خدمات حاصل کی ہیں صوبائی حکومت ایک غیر حکومتی بلوچستان رورل اسپورٹ پروگرام بی آر ایس پی کو کافی گرانٹ بھی فراہم کر رہی ہے تاکہ وہ مختلف علاقوں کی آبادی کو چھوٹی ترقیاتی اسکیموں کی نشاندہی ان پر عملدرآمد اور پھر ان کی دیکھ بھال کے سلسلے میں متحرک کرسکے۔

**جناب اسپیکر** : میں اس ایوان کے نوٹس میں یہ بات بھی لانا چاہوں گا کہ دوسرے صوبوں کی طرح ہماری صوبائی حکومت نے بھی ضلعی سوشل ایکشن بورڈ کی تشکیل کی مخالفت کی ہے۔

ہمارا اعتراض اس طریقہ کار پر ہے جس کے ذریعے وفاقی حکومت ان اسکیموں پر عملدرآمد کرنا چاہتی ہے ہم اس پروگرام پر سوشل ایکشن بورڈ کے ذریعے عملدرآمد کے نظریئے کے مخالف ہیں کیونکہ اس میں یہ خدشہ پایا جاتا ہے کہ جن اسکیموں کی ضرورت ہے ان کی نشاندہی نہیں کی جائے گی اور فنڈز کا غلط طور پر استعمال کیا جائے گا۔

صوبائی حکومت کا نقطہ نظریہ ہے اور اس باوقار ایوان کے بیشتر ارکان بھی مجھ سے اتفاق کریں گے اس پروگرام کے تحت اسکیموں کی نشاندہی اور ان پر عملدرآمد منتخب نمائندوں کے ذریعے ہونا چاہیے ہم اپنے ان تحفظات سے بارہا وفاقی حکومت کو آگاہ کرچکے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ وفاقی حکومت ہماری درخواست کو قبول کرے گی۔

**جناب اسپیکر** : میں نے صوبے کی اقتصادی اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لئے

حکومت کی ان خاص خاص کوششوں پر روشنی ڈالنے کی اپنی سی کوشش کی ہے جنہیں صوبائی حکومت اگلے سال کے دوران روبہ عمل لانا چاہتی ہے۔ ہم نے دستیاب وسائل کے اندر رہتے ہوئے تمام ترقیاتی شعبوں کو ان کا جائز مقام دینے کی بھی پوری کوشش کی ہے۔

**جناب اسپیکر** : 1995-96ء کے ترقیاتی پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے میں آخر میں یہ بات دہرانا چاہوں گا کہ حکومت نے وزیر اعلیٰ کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے ترقیاتی عمل کو فروغ دینے کی خاطر انقلابی اقدامات کئے ہیں جن کی نتیجے میں ہم نہ صرف غیر ترقیاتی اخراجات پر قابو پانے کے اہل ہوئے ہیں بلکہ ہم نے ترقیاتی پروگرام میں تیزی سے پیش رفت کے لئے اضافی وسائل پیدا کرنے کی غرض سے دلیرانہ اقدامات بھی کئے ہیں۔

**جناب اسپیکر** : بلوچستان کی موجودہ مخلوط حکومت نے روز اول سے ہی یہ تہیہ کر رکھا ہے کہ وہ محاذ آرائی اور مخالفت کی بجائے مثبت سیاست کو فروغ دے گی۔ ہمارے ان نیک ارادوں کا ثبوت یہ مقدس ایوان ہے جہاں پر اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے ہمارے معزز ارکان نے مختلف تحاریک اور قرار دادیں پیش کیں۔ سرکاری بنچوں نے اکثر قراردادوں کی بھرپور حمایت کی جو صوبے کے حقوق کے تحفظ اور عوام کی خوشحالی کے لئے پیش کی گئی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کی اسمبلی ملک کی واحد اسمبلی ہے جہاں پر ایوان کی کاروائی انتہائی باوقار طریقے اور پارلیمانی طرز کے مطابق چلائی جاتی ہے اور تمام ارکان ایک دوسرے کا احترام کرنے کے ساتھ ساتھ اس مقدس ایوان کے وقار کو بلند رکھتے ہیں۔ ملک میں بلوچستان اسمبلی ایک مثالی منتخب ادارہ ہے جس کے لئے میں جناب اسپیکر آپ اور تمام ارکان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اب یہ ہماری زمہ داری ہے کہ ایک خوشحالی بلوچستان کے اجتماعی خواب کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لئے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر چلیں اور ایک دوسرے سے تعاون کریں۔ اس کے لئے ہماری

حکومت آپ سب ارکان کی بھرپور حمایت اور تعاون کی طلب گار ہے۔

**جناب اسپیکر** : میں اب نئی ٹیکس تجاویز کا ذکر کروں گا جو 96-1995ء میں نافذ ہوں گی وقت کی کمی کی وجہ سے ہم انہیں اپنی بجٹ تقریر میں شامل نہ کرسکے ہمیں صوبے کی ترقیاتی سرگرمیوں کی رفتار تیز تر کرنے کے لئے مالی وسائل درکار ہیں ہماری یہ کوشش ہے کہ ہم عام آدمی اور کم آمدنی والے طبقے پر بوجھ ڈالے بغیر اضافی وسائل پیدا کریں لہذا مجوزہ اقدامات سے متاثر کئے بغیر ان ذرائع سے اپنی آمدنی میں آٹھ فیصد اضافہ کرکے چار کروڑ روپے حاصل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں صوبائی ایکسائز اور موٹر وہیکل ٹیکس ' اسٹمپ ڈیوٹی میں اضافہ موجودہ ٹیکسوں کی بنیادوں پر حیوانات کے شعبے میں صارفین کو فراہم کردہ سہولت کے معاوضوں میں اضافہ ہمارے غیر محصولاتی آمدنی کا ایک حصہ ہے اس کی تفصیلات فنانس بل میں پیش کی گئی ہیں جس کا باضابطہ نوٹیفکیشن بل کی منظوری کے بعد متعلقہ محکمہ جاری کرے گا۔

**جناب اسپیکر** : اس وباوقار ایوان کے سامنے اپنی بجٹ تقریر ختم کرتے ہوئے میں رواں مالی سال اور آئندہ مالی سال کے دوران صوبے کی ترجیحات اور اہداف کی نشاندہی کرنے والی یہ بجٹ دستاویزات ایوان میں پیش کرنا چاہوں گا۔

(1) مالی سال 95-1994ء کے دوران ضمنی اخراجات کا گوشوارہ

(2) 96-1995ء کے سالانہ بجٹ کا گوشوارہ اور

(3) 96-1995ء کے سرکاری شعبے کے سالانہ ترقیاتی پروگرام کی کتاب پاکستان۔پائندہ باد(ڈیسک بجائے گئے)

**جناب اسپیکر** : اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ اٹھارہ جون 1995ء شام چار بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس چار بج کر پچپن منٹ پر (سہ پہر) مورخہ 18 جون 1995ء بوقت چار بجے (سہ پہر) تک کے لئے ملتوی ہوگیا)۔